

فہرست مؤلین برائے امتحانات (بلوچستان)

فہرست مؤلین برائے امتحانات (پنجاب)

فہرست مؤلین برائے امتحانات (مرحد)

[illegible]

فہرست مضامین

صدائے وفاء

زمینا میں تقریب ختم بخاری شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان . ۳

مقالات و مضامین

اہمیت کبریٰ مولانا قاری محمد حنیف چاندھری . ۸

وافق المدارس کے لئے دارالعلوم کراچی کا شرف میزبانی ... ڈاکٹر سیف الرحمن . ۱۳

بہترین استاد کی خوبیاں اور ذمہ داریاں مولانا انوار الحق صاحب . ۱۶

تقسیم اسباق و کتب کے چند اصول مفتی شکیل احمد . ۲۵

عید کیا ہے؟ مولانا محمد عیسیٰ صدیقی . ۲۹

پریشانیوں کا علاج مولانا احسان شائق . ۳۵

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا مقدمہ ۴۰

علوم حدیث میں مہارت - ایک بڑی ضرورت عبدالسلام . ۴۳

لکھ کر دینی وفاء

حقوق المدارس کے سالانہ امتحانات کے اجمالی نتائج ادارہ . ۴۴

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کتب ع - غ .

☆☆☆☆

کمپوزنگ: عرفان انور مغل

سالانہ بدلہ اشتہار اک: بیرون ممالک (امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر، سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ عرب امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر، ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زمبیا میں تقریب ختم بخاری شریف

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

31 جولائی 2008ء کو کراچی سے جنوبی افریقہ کے لیے روانہ ہوئے۔ اگست کی پہلی تاریخ کو زیمبیا پہنچے۔ جہاں پر دارالحکومت لوساکا میں قائم ”جامعہ اسلامیہ لوساکا“ کی تقریب ختم بخاری شریف میں شرکت کرنی تھی۔ حضرت مولانا امداد اللہ صاحب (استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی) کی تحریک پر ”جامعہ اسلامیہ لوساکا“ کی طرف سے شرکت کی دعوت آئی تھی، مولانا امداد اللہ صاحب کے علاوہ حضرت مولانا عبید اللہ خالد صاحب بھی رفیق سفر تھے۔ دارالعلوم آزاد دہلی جنوبی افریقہ سے مولانا حسن صاحب اور دارالعلوم زکریا سے مفتی محمد علی بھوپالی صاحب بھی پروگرام میں شرکت کے لیے پہنچے تھے۔ دونوں حضرات کے بیانات بھی ہوئے۔

”زمبیا“ افریقہ میں ”انگولا“ کے شمال میں واقع ملک ہے، جس کا مجموعی رقبہ پاکستان سے کچھ کم ہے۔ 24 اکتوبر 1964ء کو برطانوی استعمار سے آزادی ملی۔ موزمبیق، ملاوی، زمبابوے، بوٹسوانا اور تنزانیاء دس میں واقع ہیں۔ صوبوں کی تعداد 9 ہے، 2002ء میں جو مردم شماری ہوئی تھی اس کے مطابق یہاں آبادی کی تعداد 945000 (نواکھ پینتالیس ہزار) ہے۔

چوتھی صدی ہجری سے یہاں مسلمانوں کے آباد ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ابوسعید نامی ایک عالم کا بھی تاریخ میں ذکر ملتا ہے جو بنو امیہ کے دور میں یہاں اسلام کی دعوت لے کر آئے تھے۔ اور یہ بات تو عام ہے کہ ابتدا میں اسلام کی دعوت یہاں بھی دوسرے افریقی ممالک کی طرح مسلمان تاجروں ہی کے ذریعہ عام ہوئی ہے۔ آج بھی گجرات کے مسلمان تاجر یہاں دین کی رونقیں بحال کیے ہوئے ہیں۔

چوں کہ برطانوی استعمار کے زیر اثر رہے ہیں۔ اس لیے انگریزی زبان یہاں بھی سرکاری دفاتر میں قبضہ جمائے ہوئی ہے۔ اگرچہ مقامی سطح پر دوسری بولیاں موجود ہیں۔ قانونی مسودہ بھی برٹش قانون سے تیار کیا گیا ہے، 2 اگست 1991ء کو نئی آئین سازی ہوئی۔ نظام حکومت جمہوری ہے۔ الیکشن کے ذریعہ صدر کا انتخاب ہوتا ہے۔

۔ نائب صدر کا تقرر صدر کی صوابدید پر ہوتا ہے، مئی 2001ء میں انتخابات ہوئے تھے۔ 19 اگست 2008ء کو اس کا دورانیہ ختم ہوا، حالیہ دنوں میں انتخابی مہم جاری ہے۔

”زمبیا“ کی عام آبادی سیاہ فام ہے، مگر خوشی کی بات یہ ہے کہ مقامی غیر مقامی کا کوئی تعصب نہیں۔ رنگ و نسل کی بنیاد پر کوئی فرق نہیں رکھا جاتا، یہاں ایک آبشار کے بارے میں بتایا گیا جس کا شمار دنیا کے عجائبات میں ہوتا ہے۔ ”وکتوریہ فول“ نامی یہ آبشار دارالحکومت ”لوسا کا“ سے 34 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ شہری آبادی میں تعلیم کی شرح نوے فیصد ہے۔ سرکاری اداروں میں ادائیگی فیس برائے نام ہے۔ مشینری کا رخانے موجود نہیں، پٹرول اور گیس کی بھی پیداوار نہیں، اس وقت پٹرول کی قیمت 170 ایک سو ستر روپے فی لیٹر ہے۔

دوسوا ایکڑ پر ایک ”اسٹیل مل“ بنایا جا رہا ہے، 50 ملین ڈالر اس کا تخمینہ لاگت ہے۔ تقریباً تین ارب پچاس کروڑ روپیہ۔ ”مل“ میں استعمال ہونے والی تمام مشینیں انڈیا سے درآمد کی گئی ہیں۔ ایک سو پچاس انجینئر بھی کام کرنے کے لیے انڈیا سے لائے گئے ہیں جو تمام ہندو ہیں، کچھ سکھ اور پانچ چھ مسلمان بھی ہیں۔ اس ”مل“ میں چھ سو مقامی مزدور کام کر رہے ہیں۔ آئندہ سال سے مال کی تیاری شروع ہوگی۔

یہاں کے سیاہ فام لوگوں کے بارے میں بتایا گیا کہ ان کا خاندانی نظام بڑا مستحکم ہے، مہمان نوازی میں بھی بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں، تجارت پر گجراتی حضرات کا کنٹرول ہے، ملک کی آزادی کے بعد مسلمانوں کے تجارت و کاروبار کے لائسنس ختم کر دیے گئے تھے۔ ان حضرات نے مرکز ”نظام الدین دہلی“ کو اس کی اطلاع دی تو مرکز کے بزرگوں نے مشورہ دیا کہ ”پہلے آپ لوگ دنیوی تجارت کو مقصد بنا کر وہاں آباد ہوئے تھے، اب جب اس کا راستہ بند ہو گیا تو اخروی تجارت کو مقصد بنا کر وہاں رہیں اور دین کی تعلیم و تبلیغ کو مقصد بنائیں۔“ ان حضرات نے اس کا خیال رکھا۔ وہ پابندی بھی ختم ہو گئی، اب اللہ کے فضل و کرم سے دین و دنیا کی تجارت ہو رہی ہے۔

”لوسا کا“ ”زمبیا“ کا دارالحکومت ہے۔ یہاں پر مصلوں سمیت مساجد کی تعداد کل 33 ہے۔ ”جامعہ اسلامیہ لوسا کا“ کے علاوہ ایک بڑا مدرسہ ”چپانا“ میں بھی ہے ”معبد الرشید الاسلامی“ نام ہے۔ جو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قائم کردہ ہے، مولانا عبد الرحیم متالا صاحب اس کے مہتمم ہیں۔

”جامعہ اسلامیہ لوسا کا“ اپنی نوعیت کا منفرد مثالی ادارہ ہے، جس کی تعلیمی بالخصوص دعوتی و تربیتی سرگرمیاں تمام اہل مدارس کے لیے قابل رشک ہیں۔ مہتمم مولانا محمد یوسف صاحب ہیں، 1999ء میں ”تحفیظ القرآن الکریم“ سے مدرسے کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ بعد میں درجالت کتب کا بھی اضافہ کیا گیا اور دوسرے شعبے

بھی قائم ہوئے، اس وقت درس نظامی پڑھنے والے طلبہ کی تعداد اسی اور تحفیظ کی چالیس ہے، پانچ طلبہ دورہ حدیث شریف میں شریک تھے۔ جن کی اس سال دستار بندی ہوئی، درجہ کتب میں بیس استادہ پڑھا رہے ہیں، جب کہ تحفیظ میں پانچ استاد خدمات انجام دے رہے ہیں۔

جامعہ میں ایک ”دارالافتا“ بھی قائم ہے، جہاں سے عامۃ الناس کی صحیح اسلامی بنیادوں پر رہنمائی کی جاتی ہے، نشر و اشاعت کے لیے ایک مستقل شعبہ بھی کام کر رہا ہے، عوامی تعاون سے اخراجات کا انتظام کیا جاتا ہے، صاحب استطاعت طلبہ اپنا خرچہ خود برداشت کرتے ہیں اور جو طلبہ نادار ہوتے ہیں ان کا خرچہ ادارے کے ذمہ ہوتا ہے۔

طلبہ کی اکثریت ”لوسا کا“ کی ہے، کچھ زمبیا کے دوسرے شہروں کے بھی ہیں۔ جب کہ زمبابوے، ملاوی، موزمبیق، جنوبی افریقہ، تنزانیہ، کینیا، صومالیہ، سوڈان، ملیشیا، نیپال، تاجکستان، انڈیا، سینیگال اور انگلینڈ سے تعلق رکھنے والے طلبہ بھی یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔

سولہ ایکڑ اراضی پر ”جامعہ اسلامیہ“ کی نئی عظیم الشان تعمیر کا سلسلہ جاری ہے، بنات کے لیے بھی باقاعدہ تعلیم و تربیت کا آغاز آئندہ عنقریب کیا جائے گا، فی الحال موجودہ عمارت کے ایک حصہ کو بنات کی تعلیم کے لیے اور دوسرے حصہ کو شفا خانے کے طور پر استعمال کرنے کی تجویز ہے۔

جامعہ کی طرف سے ماکولات کے سلسلہ میں حلال و حرام کی نگرانی کا نظم قائم ہے۔ مرغیوں اور گائے وغیرہ کے ذبیحہ کی نگرانی کی جاتی ہے، تاکہ حرام سے حفاظت ہو۔ ریسٹوران میں بھی حلال و حرام کے متعلق نظر رکھی جاتی ہے۔ فیکٹریوں میں جہاں اشیائے خورد و نوش تیار ہوتی ہیں وہاں بھی حرام سے بچنے کے لیے نگرانی کی جاتی ہے۔

نگرانی کا انتظام ان اداروں میں ہوتا ہے جو خود جامعہ اسلامیہ کو نگرانی کی درخواست دیتے ہیں۔ نگرانی کے لیے عملہ فراہم کیا جاتا ہے، جو تیار مال کے لیے ”حلال“ کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ نگران عملے کو تنخواہ بھی جامعہ کے توسط سے متعلقہ اداروں کی طرف سے دی جاتی ہے۔ اس احتیاط کا یہ اثر ہوا ہے کہ تقریباً ہر فیکٹری، مسلم ہو، غیر مسلم، اس بات کی کوشش کرتی ہے کہ جامعہ کی طرف سے ان کی نگرانی کی جائے، کیوں کہ لوگ ”حلال“ کے سرٹیفکیٹ کے بغیر ان کا مال نہیں اٹھاتے۔

یہ کام صرف ”زمبیا“ میں تیار کی جانے والی چیزوں تک محدود نہیں، جب کہ دوسرے ممالک سے بھی چیزیں اشیائے خورد و نوش درآمد کی جاتی ہیں اس کے بارے میں بھی جامعہ کے دارالافتا سے اجزا بتا کر پوچھا جاتا ہے کہ وہ حلال ہیں یا حرام! جامعہ کے فیصلہ پر عمل بھی کیا جاتا ہے، اللہ کرے کہ اس طرح کا پاکیزہ نظام ہر جگہ قائم ہو جائے